ايك مسلمان عورت كہتی ہے كہ خاوند كے نگران ہونے اور بيوى كو آگ سے بچانے اور پھر اہل كتاب كى عورت سے شادى كرنے ميں تعارض پايا جاتا ہے

امرأة مسلمة ترى تعارضاً بين قوامة الزوج وحمايته لها من النار مع إباحة زواج الكتابية

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ويب سائٹ
تنسيق: اسلام ہا ؤس ويب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

ايك مسلمان عورت كہتی ہے كہ خاوند كے نگران ہونے اور بيوى كو آگ سے بچانے اور پھر اہل كتاب كى عورت سے شادى كرنے ميں تعارض پايا جاتا ہے

قرآن مجيد كى نص كے مطابق جب خاوند ہى بيوى كا كفيل ہے اور وہ اس كا محافظ بھى ہے اور اسے بيوى پر حكمرانى اور نگرانى كا حق حاصل ہے جيسا كہ درج ذيل فرمان بارى ميں ہے:

{مرد عورتوں پر نگران اور حاكم ہيں اس ليے كہ اللہ تعالى نے بعض كو بعض پر فضيلت دى ہے، اور اس ليے كہ انہوں نے اپنا مال خرچ كيا ہے} النساء (٣٤).

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ خاوند پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ شرعى احكام كى پابندى كرے، ليكن يہ كيسے ہو سكتا ہے جب ايك شخص عيسائى عورت سے شادى شدہ ہو يا يہودى عورت سے نكاح كر ركھا ہو تو پھر وہ روز قيامت انہيں آگ سے كيسے بچا سكےگا ؟

اس ليے كہ غير مسلم يعنى عيسائى اور يہودى بيوى نہ تو محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان ركھتى ہے، اور نہ ہى وہ قرآن مجيد كو مانتى ہے، اور يہى دو چيزيں جہنم كى آگ سے بچانے والى ہيں، تو پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے غير مسلم عفيفہ عورتوں سے شادى كرنا كس طرح مباح كر ديا ؟

ميرى رائے تو يہ ہے كہ مسلمانوں كو صرف مسلمان عورتوں سے ہى شادى كرنى چاہيے، كيا يہ صحيح نہيں ؟

برائے مہربانى مجھے اس سلسلہ ميں معلومات مہيا كر كے عند اللہ ماجور ہوں.

الحمد للہ:

كسى مسلمان شخص كا اہل كتاب كى عفت و عصمت كى مالك عورت سے نكاح كرنا اصلا حلال ہے، اور مسلمان كے ليے اس نكاح كى حلت اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى كتاب قرآن مجيد ميں بيان كى ہے، قديم اور جديد سب علماء كرام كا مسلك بھى يہى ہے.

لیکن اس نکاح کی اباحت کے لیے کچھ شروط و قواعد ہیں:
اہل کتاب کی وہ عورت اپنے دین پر بالفعل ایمان رکھتی ہو.
اور عفت و عصمت کی مالك اور پاکباز عورت ہو.
اس عورت پر نگران اور اس کی اولاد پر مسلمان خاوند کو ولایت اور نگرانی حاصل ہوگی، یہ نہیں کہ اس عورت کے ملکی قانون کو یا اس کے دین کو حاصل ہو.
اگر ان میں سے کوئی ایك شرط بھی مفقود ہو اہل کتاب کی عورت سے نکاح کرنا حرام ہوگا.
اگر فرض کر لیا جائے کہ اہل کتاب کی عورت سے نکاح کا وجود صحیح ہو تو اس نکاح میں کئی ایك خرابیاں پائی جاتی ہیں: سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس بیوی کی اپنی اولاد پر تاثیر ہوگی اور مسلمان خاوند کی رغبت کے خلاف تربیت کرتے ہوئے شریعت مطہرہ کے خلاف تربیت کریگی.
لیکن یہ خرابیاں حلال کو حرام نہیں کر سکتیں بلکہ ان خرابیوں کا پایا جانے اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے سے دور رہنے کی رغبت و ترغیب دلاتی ہیں، اور جب شریعت اسلامیہ نے خاص کر مسلمان عورتوں میں سے بہتر اور اچھی عورت اختیار کرنے پر ابھارا ہے کہ حسن خلق اور دین والی عورت اختیار کی جائے تو پھر بالاولی مسلمان شخص کو یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے سے دور رہنا چاہیے، لیکن ان سے نکاح کرنا حرام نہیں ہوگا، جب شروط پائی جائیں تو نکاح کرنا حلال ہے.
ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:
"نص قرآنی سے اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
}اور ان لوگوں کی پاکباز عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے.{
یہاں محصنات سے عفت و عصمت رکھنے والی پاکباز عورتیں مراد ہیں...
عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ:
"کیا مسلمان شخص کسی نصرانی یا یہودی عورت سے شادی کر سکتا ہے ؟
انہوں نے جواب دیا:
میں ایسا کرنا پسند نہیں کرتا، اور اگر ایسا کر لے تو بعض صحابہ کرام نے بھی ایسا کیا تھا " انتہی

دیکھیں: احکام اھل الذمۃ (٢ / ٧٩٤ - ٧٩٥).
مسلمان شخص کا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی کو بچانا یہ ہے کہ وہ اسے صراحتا دعوت اسلام دے، اور اس کے ساتھ معاملات میں حسن اخلاق اور حسن سلوك کا مظاہر کرے تا کہ اسے دین اسلام میں داخل ہونے کی رغبت دلائی جا سکے، لگتا ہے کہ اہل کتاب کی عورت سے شادی کرنے کی حکمت بھی یہی ہے.
اس لیے کسی مسلمان عورت کے لیے غیر مسلم مرد سے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ خاوند کا اپنی بیوی پر اثرانداز ہونا معروف ہے، عادتا اور غالب طور پر خاوند ہی اپنی بیوی پر اثر کرتا ہے نہ کہ اس کے برعکس.
ہم بھی آپ کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ مسلمان شخص کو مسلمان عورت سے شادی کرنے پر ہی اکتفا کرنا چاہیے، لیکن ہماری یہ رائے صرف مسلمان کو بطور نصیحت ہے، لیکن اختیار اسے ہی حاصل ہے، جو شخص اس نصیحت کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کسی اہل کتاب کی عورت سے شادی کر لے تو ہم اس پر اسے حرام نہیں کر سکتے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے لیے یہ حلال کیا ہے.
ہم تو صرف اسے نصیحت ہی کر سکتے ہیں، اور اس کے دین اور گھر اور اولاد کے لیے اسے صحیح کام کرنے کی ترغیب ہی دلا سکتے ہیں، لیکن بالآخر آخری فیصلہ تو خود اس شخص کا ہی ہوگا.
کسی کتابی عورت میں کونسی شروط ہونا ضروری ہیں جن کی بنا پر اس سے مسلمان شخص نکاح کر سکتا ہے، ہم اس کا تفصیل بیان سوال نمبر (٩٥٥٧٢) کے جواب میں کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.
اور کونسی کتابی عورت کے ساتھ مسلمان شخص کا نکاح کرنا جائز ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (٢٥٢٧) کے جواب کا مطالعہ کریں.
رہا کتابی عورت سے نکاح کرنے کی خرابی اور خطرے تو یہ بہت ہیں، لیکن ہم نے چند ایك سوال نمبر (١٢٢٨٣) اور (٢٠٢٢٧) اور (٤٤٦٩٥) کے جوابات کا مطالعہ کریں.
اور خاوند کا حکمران اور نگران ہونے کا معنی اور اس کے اسباب کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (٩٣٠) کے جواب کا مطالعہ کریں.
واللہ اعلم .